پاکیزگی

ھی توسب کچھ ھے

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ

آپ کہہ دیں ناپاک اور پاک برابر نہیں اور اگرچہ ناپاک کی کثرت تمہیں اچھی لگی۔
(المائدہ :100)

پاکیزگی ہی توسب کچھ ہے

نظر پاک ہے تیری تو دل بھی پاک ہے تیرا
کہ حق نے کیا ہے نظر کو دل کا پیرو

انسان کو پاک فطرت پر پیدا کیا گیا وہ اصلاً پاک ہے اور فطرتاً پاکیزگی سے محبت کرنے والا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ اُس کے ماں باپ ہیں جو اُسے یہودی، عیسائی، مجوسی، بنا دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

پاک انسان کے اندر ناپاکی کہاں سے آتی ہے؟

انسان کے پاک شعور میں ناپاک وسوسے، ناپاک خیالات inject کیے جاتے ہیں۔سب سے پہلے یہ گندگی شعور میں شامل ہوتی ہے تو خیالات اور فکر پاک نہیں رہتے۔انسان کی فطرت دھندلانے لگتی ہے اور وہ اپنی اصل پر قائم نہیں رہتا۔مختلف قسم کے توہمات اور بے سروپا خیالات اسے گھیر لیتے ہیں۔اس طرح وہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔اسے کسی چیز میں چین نہیں ملتا۔اس کا قرار لٹ جاتا ہے، وہ بے سکون ہو جاتا ہے، اس کی ذات میں خلا پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بوریت محسوس کرتا ہے یعنی ذہنی تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے تو کبھی ذہنی دباؤ کا۔پھر ذہنی دباؤ کا شکار ہونے کی وجہ سے یوں ہی خالی نظریں عادتاً ہر چیز پر پڑتی رہتی ہیں۔اسے نہ اپنی اچھائی برائی کا شعور ہوتا ہے نہ نظر کی حفاظت کا، نہ نظروں کو بچانے کا۔نتیجتاً نظر کبھی اچھا بھی دیکھتی ہے تو ناپاک کو بھی دیکھتی ہے۔

انسان کی نظریں جو کچھ دیکھتی ہیں دل پر ان کی تصویر بنتی ہے۔جب نظر ناپاک دیکھتی ہے تو دل بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔پھر دل پہلے کی خرابیوں کے ساتھ اور خراب ہو جاتا ہے۔انسان کا دل اس کے عمل کو کنٹرول کرتا ہے۔جب دل ناپاک ہوتا ہے تو اس کے عمل میں بھی ناپاکی اتر آتی ہے۔اس کی زبان کا عمل، اس کے تعلقات اور اس کے معاملات غرض ہر جگہ ناپاکی اتر آتی ہے۔ یوں ایک معصوم اور پاک انسان کی زندگی ناپاک ہو جاتی ہے۔

ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پناہ محبت اور رحمت کی وجہ سے انسانی زندگیوں کو پاک کرنے کا پروگرام بھیجا۔یہ پاک کلام ہے۔رسولوں کے پاک عمل سے انسانی زندگیوں کو پاک زندگی گزارنے کے لیے راہ نمائی ملی۔پاک کلام کی وجہ سے، پاکیزگی کی تربیت کی وجہ سے پاک باز انسانوں کا معاشرہ وجود میں آیا۔

پاکیزہ معاشرہ انسانوں کا خواب ہے۔آج بھی یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے لیکن اس کے لیے اسی پاک راستے پر چلنے کی ضرورت ہے۔

جو راستہ کلام الٰہی یعنی پاک علم کا راستہ ہے۔

جو راستہ انبیاء کی پاک زندگیوں کا ہے۔

جو راستہ انبیاء کی پاکیزہ تربیت کا راستہ ہے۔

آؤ پاک زندگی جئیں

کہ

یہی زندگی کا مقصد ہے

اور

ایسی ہی زندگیوں کو

جنت

میں بسایا جائے گا۔